رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللّٰہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عہ

ششماہی ۸ عہ

سہ ماہی ۱۲

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶	مورخہ ۹ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۰ فروری ۱۹۳۸ء	نمبر ۳۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۸- فروری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے گلے میں خراش ہے۔ اور کھانسی بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

تحقیقاتی کمیشن صدر انجمن احمدیہ نے گزشتہ دو دن دفتر سپرنٹنڈنٹ دفاتر۔ نظارت ضیافت اور دفتر پرائیویٹ سکرٹری کا معائنہ کرنے کے بعد آج لائبریری۔ اور دفتر نظارت جائداد کا معائنہ کیا۔ ممبران کمیشن نہایت سرگرمی سے اپنے کام میں منہمک ہیں

صوفی محمد یوسف صاحب متوطن مالیر کوٹلہ۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ اور سنہ ۱۹۰۶ء میں لدھیانہ میں حضور کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ آٹھ ماہ بیمار رہنے کے بعد بعمر ۶۵ سال نو بجے صبح فوت ہو گئے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مردانِ خدا کی علامات

مردانِ خدا جو خدا تعالیٰ سے محبت اور مودت کا تعلق رکھتے ہیں وہ صرف پیشگوئیوں تک اپنے کمالات کو محدود نہیں رکھتے۔ ان پر حقائق اور معارف کھلتے ہیں۔ اور دقائق و اسرار شریعت اور دلائل لطیفہ حقانیت ملت ان کو عطا ہوتے ہیں۔ اور اعجازی طور پر ان کے دل پر دقیق در دقیق علوم قرآنی اور لطائف کتاب ربانی اتارے جاتے ہیں۔ اور وہ ان خوارق العادت اسرار اور سماوی علوم کے وارث کئے جاتے ہیں۔ جو بلاواسطہ موہبت کے طور پر محبوبین کو ملتے ہیں۔ اور خاص محبت ان کو عطا کی جاتی ہے۔ اور ابراہیمی صدق و صفا ان کو دیا جاتا ہے۔ اور روح القدس کا سایہ ان کے دلوں پر ہوتا ہے وہ خدا کے ہو جاتے ہیں۔ اور خدا ان کا ہو جاتا ہے۔ انکی دعائیں خارق عادت طور پر آثار دکھاتی ہیں۔ ان کے لئے خدا غیرت رکھتا ہے۔ وہ ہر میدان میں اپنے مخالفوں پر فتح پاتے ہیں۔ ان کے چہروں پر محبت الٰہی کا نور چمکتا ہے۔ ان کے در و دیوار پر خدا تعالیٰ کی رحمت برستی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ وہ پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ خدا ان کے لئے اس شیر مادہ سے زیادہ غصہ ظاہر کرتا ہے جس کے بچے کو کوئی لینے کا ارادہ کرے وہ گناہ سے معصوم۔ وہ دشمنوں کے حملوں سے معصوم۔ وہ تعلیم کی غلطیوں سے بھی معصوم ہوتے ہیں وہ آسمان کے بادشاہ ہوتے ہیں خدا عجیب طور پر ان کی دعائیں سنتا ہے اور عجیب طور پر ان کی قبولیت ظاہر کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وقت کے بادشاہ ان کے دروازوں پر آتے ہیں۔ ذوالجلال کا خیمہ ان کے دلوں میں ہوتا ہے اور ایک رعب خدائی ان کو عطا کیا جاتا ہے۔ اور شاہانہ استغنا ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ دنیا اور اہل دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں۔ فقط ایک کو جانتے ہیں۔ اور اسی ایک کے خوف کے نیچے ہر دم گداز ہوتے رہتے ہیں۔ دنیا انکے قدموں پر گری جاتی ہے۔ گویا خدا انسان کا جامہ پہن کر ظاہر ہوتا ہے۔ وہ دنیا کا نور اور اس ناپائدار عالم کا ستون ہوتے ہیں وہی سچا امن قائم کرنے کے شہزادے اور ظلمتوں کے دور کرنے کے آفتاب ہیں

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق جماعت احمدیہ کی ذمہ واری

خلافت جوبلی فنڈ کے لئے کم از کم تین لاکھ روپے کا مطالبہ جسے جماعت نے آخر مارچ ۱۹۳۹ء تک پورا کرنا ہے۔ یہ رقم جماعتوں کے چندہ عام سے تقریباً ڈیوڑھی ہے۔ اور اتنی بڑی رقم کی فراہمی کے لئے خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہماری معمولی جدو جہد کافی نہ ہوگی۔ اس لئے درخواست ہے۔ کہ اس کے لئے غیر معمولی طور پر کوشش کی جائے۔ سب سے اول جوبلی فنڈ کے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے ۱۵ فروری ۱۹۳۸ء تک دفتر ہذا میں بھجوائی جائیں۔ اور کوشش ایسی ہو۔ کہ ہر ایک فرد جماعت سے (خواہ مرد ہو یا عورت) کافی رقم کا وعدہ لیا جائے اور کوئی بھی فہرست میں درج ہونے سے نہ رہ جائے۔ اس کے بعد احباب کے وعدہ کے مطابق پوری کوشش اور اہتمام سے وصولی کیجائے۔ تا آخر مارچ ۱۹۳۹ء تک یہ رقم بطور شکرانہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کی جا سکے

ناظر بیت المال قادیان۔

عید الاضحیٰ بروز جمعۃ المبارک ہوگی!

معتبر شہادتوں سے اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کہ ذو الحجہ کا چاند بدھ کی شام یعنی یکم و ۲ فروری کی درمیانی شام کو دیکھا گیا۔ اس حساب کی رو سے بیرونی احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ عید الاضحیٰ جمعہ کے روز ہوگی۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

شکریہ

حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتی ہیں۔ کہ میاں عبد الوہاب عمر کے نکاح پر احمدی بھائیوں نے جس خوشی کا اظہار ہے۔ اس پر میرا دل خدا کے احسانوں کے شکر سے بھر گیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ سب بھائیوں کے لئے میرے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ جنہوں نے مبارکباد کے تار اور خطوط بھیجے ہیں۔ ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مبارکباد کے خطوط کا فرداً فرداً جواب دے رہی ہوں۔ مگر خطوط کی کثرت کے باعث شاید جواب میں کچھ دیر ہو جائے۔

کھال قربانی و عید فنڈ

امید ہے۔ جماعتہائے مقامی نے عید فنڈ اور قربانی کی کھالوں کے جمع کرنے کا مناسب انتظام کر لیا ہوگا۔ اگر نہ کیا ہو۔ تو جلدی عید سے پیشتر انتظام کر لیں۔ تا کہ وصول شدہ رقم عید کے معاً بعد مرکز میں بھجوائی جا سکے۔ ناظر بیت المال قادیان

بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

عقیدت کے چند پھول

محمود احمد ہے خالق کا پیارا — فرزند مہدی۔ ہادی ہمارا

الہام باری سے وہ ہے مشرف — روح القدس سے ہے اسکو سہارا

نورٌ من اللہ نورٌ من اللہ — اہل نظر کی آنکھوں کا تارا

عطر سماوی سے ممسوح ہے وہ — اس سے معطر عالم ہو سارا

ہے حسن و احسان میں مثل مسیحا — حق نے اسے آسماں سے اتارا

موعو مصلح۔ فخر رسل ہے — ظلِّ محمد۔ احمد کا پیارا

پُر از علوم ست نفس زکیہ — رائے زرینش گیہان آرا

یکتا ہے فہم اور ذہن رسا میں — تنقید کا حُسن اُس نے نکھارا

دنیا میں ہے اس کی تبلیغ پہنچی — شاہد ہیں اس کے رُوس اور بخارا

عظمت کا دولت کا شوکت کا صاحب — ہوگا مقرر حق کا دُلارا

مقبول اس کی ہیں اکثر دعائیں — بہتوں کو اس نے سادہا سنوارا

ہر گوشۂ ارض میں اس کی شہرت — خالی نہ کوئی زمیں کا کنارا

امن اور محبت کا ہے یہ معلّم — صدق و صفا کا ہے روشن منارا

ہر لفظ میں اس کے حکمت ہے پنہاں — موقع محل سے تلطّف مدارا

اس کی اطاعت میں ہے رستگاری — قوموں کا ہادی ہے رہبر ہمارا

حصّے میں اس کے فتح و ظفر ہے — اس کے مقابل جو آیا وہ ہارا

یہ ہے خلیفہ منجانب اللہ — اس کا عدو ہے ذلت کا مارا

اس کا ہے منکر لاریب فاسق — قرآن سے ہے یہ حق آشکارا

اس چاند پہ خاک پھینکے جو کوئی — وہ کاتم حق اٹھائے خسارا

تاریکیٔ کفر مٹ کر رہے گی — چمکے گا اسلام کا اب ستارا

توحید اب ہوگی دنیا میں غالب — تثلیث کا زور ٹوٹے گا سارا

فضل عمر کا بجتا ہے ڈنکا — پھر کیا کرے گا۔ مصری بچارا

اغیار۔ اسباب دنیا پہ نازاں

صادق کو اللہ کا ہے سہارا

حکیم سید صادق اٹاوی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ ذوالحجہ ۱۳۵۶ ہجری

پریوی کونسل میں شہید گنج کی اپیل کیلئے چندہ

معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور کے چند سرکردہ مسلمانوں نے ڈاکٹر سر محمد اقبال کے ہاں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں شہید گنج کے فیصلہ کی پریوی کونسل میں اپیل کرنے کے متعلق گفتگو کی گئی۔ ڈاکٹر اقبال صاحب نے اس بنا پر اس کی سخت مخالفت کی۔ کہ اپیل دائر کرنے پر کم از کم تیس ہزار روپیہ صرف ہو جائے گا۔ لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلے گا تاہم کثرت رائے سے قرار پایا۔ کہ ایک سب کمیٹی اس اپیل کے مصارف کے لئے چندہ فراہم کرنے کی غرض سے قائم کی جائے۔ اس سب کمیٹی کے پریذیڈنٹ نواب شاہ نواز خان آف ممدوٹ۔ نائب صدر نواب نثار علی خان قزلباش اور خان بہادر نواب مظفر خان اور خان بہادر حاجی رحیم بخش سکرٹری مقرر کئے گئے ؞

اگرچہ پریوی کونسل میں اپیل کے نتیجہ کے متعلق کوئی بات قطعی طور پر نہیں کہی جاسکتی۔ لیکن قطعاً مایوسی کی بھی کوئی وجہ نہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے کی بجائے یہی بہتر ہے۔ کہ جہاں تک قانون اجازت دیتا ہے۔ جدوجہد کی جائے۔ اس کے لئے تیس ہزار کی رقم کوئی بڑی رقم نہیں ہے۔ جس کے لئے بہت بڑے اہتمام کے ساتھ چندہ جمع کیا جائے۔ اگر نواب شاہ نواز خان صاحب آف ممدوٹ اکیلے ہائیکورٹ تک اخراجات نہایت خاموشی کے ساتھ برداشت کر سکتے ہیں۔ جن کا اندازہ کم از کم پندرہ ہزار روپیہ ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایک دو اور صاحب ثروت مسلمان پریوی کونسل کے اخراجات نہ دے سکیں ؞

پس مناسب یہی ہے۔ کہ یہ رقم چندہ عام کے ذریعہ نہ جمع کی جائے۔ بلکہ چندہ خاص کے ذریعہ فراہم کی جائے۔ یعنی چند ایک ایسے اصحاب مل کر مہیا کر دیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے۔ اور جہاں تک جلد ممکن ہو۔ اپیل دائرہ کر دیا جائے ؞

چندہ عام نہ کرنے کی ایک اور وجہ بھی ہے اور وہ یہ کہ اگر خدانخواستہ کامیابی نہ ہوئی تو ان تمام لوگوں کے جذبات کو سخت ٹھیس لگے گی۔ جن سے چندہ وصول کیا جائے گا۔ اور جس قدر وسیع حلقہ چندہ کی وصولی کیلئے بنایا جائے گا۔ اسی قدر زیادہ اضطراب اور بے چینی کا حلقہ بھی وسیع ہوگا۔ اس طرح شائد عوام الناس کے جذبات پر کنٹرول مشکل ہو جائے۔ اور کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے جو فضائے ملک کو مکدر کر دے ؞

معلوم نہیں "ذمہ وار اکابر ملت کی ایک جماعت نے" عید اضحیٰ کے موقعہ پر مسجد شہید گنج کی اپیل کے لئے عام مسلمانوں سے چندہ جمع کرنے کا اہتمام "کس مصلحت کی بنا پر کیا ہے اور کیوں اس چھوٹی سی رقم کی فراہمی کو "مسجد مقدس شہید گنج کے لئے والہانہ تڑپ کے عملی اظہار کا بہترین موقعہ" قرار دیا جارہا۔ اور کہا جارہا ہے۔ کہ "یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ مسلمان اس موقعہ پر امتحان میں پورے اتریں گے"۔ ہمارے نزدیک اتنی معمولی رقم جمع کرنے کے متعلق اس قدر اہتمام کرنا اور اس قدر زور دینا قومی وقار کے بھی خلاف ہے ؞

غرض پریوی کونسل تک پہنچنا ضرور چاہیئے تا دل میں حسرت نہ رہے۔ لیکن اس اپیل کے لئے چندہ عام کی تحریک نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ کئی ایک اور وجوہات سے بھی موزون معلوم نہیں ہوتی۔ اور اس ضرورت کو چند ایک مخیر اصحاب کے دست سخا تک ہی محدود رکھنا چاہیئے ؞

شانتی پرکاش کی برئیت

ایک آریہ لیکچرار شانتی پرکاش کو جس نے قادیان کے ایک آریہ سماجی جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہایت دل آزار الفاظ استعمال کئے تھے۔ اور جسے عدالت ماتحت نے چھ ماہ قید کی سزا دی تھی۔ جو عدالت سشن میں بھی بحال رہی۔ ہائیکورٹ نے اس لئے بری کر دیا ہے۔ کہ اس کا بیان تھا کہ اس نے وہ الفاظ استعمال نہیں کئے جو اس کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ اور جن کی بنا پر پولیس نے مقدمہ چلایا ہے اور اب رہائی کے بعد آریہ اخبارات میں بھی اس نے یہی لکھا ہے۔ چونکہ ہم نے اپنے کانوں سے وہ گندے الفاظ سنے تھے جو شانتی پرکاش نے استعمال کئے۔ اس لئے جہاں یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ اس نے غلط بیانی کی پناہ لے کر اپنی جان بچائی۔ وہاں یہ بھی خیال کیا جاسکتا ہے۔ کہ اس وقت اس کے مونہہ سے جو الفاظ نکلے۔ وہ ایسے گندے اور ناپاک تھے کہ دوسرے وقت میں وہ خود ان کا اپنی طرف منسوب ہونا بھی پسند نہ کرتا تھا۔ اگر یہ ندامت وقتی اور بناوٹی نہیں۔ تو چھ ماہ قید کی نسبت اس کا بری ہو جانا زیادہ بہتر ہوا۔ کیونکہ ممکن تھا۔ کہ قید کاٹنے کے بعد اسے ضد پیدا ہو جاتی۔ اور جذبہ ندامت دب کر رہ جاتا ؞

بحیرۂ روم میں برطانوی جہازوں پر حملے

کچھ عرصہ ہوا۔ حکومت برطانیہ۔ فرانس اور اٹلی نے بحیرۂ روم میں قزاقی کے انسداد کے لئے نگرانی کی ایک سکیم مرتب کی تھی۔ جس کے مطابق بحیرۂ روم میں مختلف مقامات پر نگرانی کے لئے جہاز متعین کر دیئے گئے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ سکیم اپنا مقصد پورا کرنے سے قاصر رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ چند ہی دنوں میں دو برطانوی جہازوں پر تارپیڈو سے حملہ کر کے انہیں غرق کر دیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان جہازوں پر حملہ کرنے والے جنرل فرانکو کی حکومت سے تعلق رکھتے ہیں۔ برطانیہ میں ان حملوں کے خلاف شدید جذبہ ناراضگی پیدا ہو گیا ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ اس شدید جذبۂ ناراضگی کا اظہار صرف ایک یادداشت کی صورت میں رونما ہوا ہے۔ جو برطانوی کابینہ کی طرف سے جنرل فرانکو کو بھیجی جارہی ہے ؞

دیوان رام لال صاحب کا ہائیکورٹ میں تقرر

جسٹس جے لال کے ریٹائر ہونے پر پنجاب ہائیکورٹ میں جو جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس پر دیوان رام لال صاحب ایڈووکیٹ جنرل حکومت پنجاب کے تقرر کا اعلان ہو گیا ہے۔ دیوان صاحب موصوف ایک مشہور قانون دان اور عمدہ شہرت رکھنے والے انسان ہیں۔ امید ہے۔ کہ ہائیکورٹ کی ججی کی کرسی پر بیٹھ کر اپنی سابقہ روایات کو اور زیادہ شاندار [illegible]

اس میں شک نہیں۔ کہ مسلمانان پنجاب کی خواہش تھی۔ کہ ہائیکورٹ میں مسلمان ججوں کی جو کمی ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے اس موقعہ پر کوئی مسلمان جج مقرر کیا جائے۔ پنجاب کے تمام اسلامی پریس نے اس کی تائید کی لیکن موجودہ حالات میں ان کی خواہش وقعت ہی کیا رکھتی ہے۔ حکومت پنجاب کو چاہیئے۔ کہ اب ان کی جگہ کسی مسلمان کو ایڈووکیٹ [illegible]

خلافت راشدہ کے متعلق مصری صاحب کے اوہام باطلہ

خلفائے راشدین خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ تھے

(۲)

میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک گزشتہ مضمون میں ثابت کرچکا ہوں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ ہیں اور آپ کے عزل کا سوال اٹھانے والا انشاء اللہ ہمیشہ خائب و خاسر رہے گا۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے نزدیک صرف پہلا خلیفہ ہی آیت استخلاف کے ماتحت آتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے اشتہار کے آخر میں لکھتے ہیں۔

"باقی منتخب شدہ خلفاء آیت استخلاف کے ماتحت نہیں آتے اور متنازعہ فیہ خلافت پہلی خلافت نہیں بلکہ دوسری خلافت ہے۔ اس لئے یہ آیت استخلاف کے ماتحت نہیں آسکتی۔ اور جب یہ خلافت آیت استخلاف کے ماتحت نہیں ہوئی۔ تو اس کا انتخاب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ اور احباب کے مسلمات کے رو سے اس کے عزل کے عدم امکان کا جو نتیجہ اس بنا پر نکالا گیا ہے۔ وہ بھی درست نہ رہا پس یا تو عدم عزل کی کوئی نص پیش کرنی چاہیئے۔ یا امکان عزل کو تسلیم کرلینا چاہیئے"

اس کے متعلق مصری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب سر الخلافہ سے بعض عبارات کا مفہوم یوں پیش کرتے ہیں۔

(۱) اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آیت استخلاف کی اس پیشگوئی کا مصداق کہ اللہ تعالیٰ ایسے زمانہ میں کسی مومن کو خلیفہ بنائے گا۔ ۔ ۔ ۔ سوائے ابوبکرؓ اور آپ کے زمانے کے اور کوئی نہیں۔

(۲) حضرت صدیق رضؓ کی خلافت کے سوا آیات استخلاف کو کسی اور خلافت پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔

(۳) اے عقل کے دشمنو! اگر تم خیال کرتے ہو کہ آیت استخلاف کا مصداق حضرت ابوبکرؓ کے زمانے کے بعد کوئی اور بھی ہے۔ تو اس کے متعلق یقینی خبر پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کرسکو۔ اور تم ہرگز پیش نہیں کرسکو گے۔ تو تم نیکوں کے دشمن مت بنو۔

سراسر غلط کلیہ

مصری صاحب نے ان حوالہ جات سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ نبی کے بعد صرف پہلا خلیفہ ہی آیت استخلاف کا مصداق ہوتا ہے۔ اس لئے بعد آنے والے خلفاء کی خلافت میں خدائی انتخاب کا دخل نہیں ہوتا۔ مگر میں حیران ہوں۔ کہ مصری صاحب نے یہ کلیہ ان حوالہ جات سے کیسے اختراع کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ان حوالہ جات کی بنا پر وہ یہ کہہ سکتے تھے۔ کہ آیت استخلاف کے ماتحت موعودہ خلافت صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے۔ مگر ان حوالہ جات میں ہرگز یہ کلیہ مذکور نہیں۔ کہ ہر نبی کے بعد صرف اس کا پہلا خلیفہ ہی خدائی انتخاب کے ماتحت مقرر ہوتا ہے۔ اور بعد والے خلفاء کے انتخاب میں خدائی دخل نہیں ہوتا۔ افسوس ہے کہ مصری صاحب کا ظاہری علم اب ان کے لئے حجاب اکبر بن گیا۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایک ایسی بات منسوب کر رہے ہیں۔ جس کی آپ کی یہ تحریریں ہرگز متحمل نہیں

خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار

اگر ان الفاظ سے مصری صاحب کو یہ کہنے کا حق ہے۔ کہ آیت استخلاف کے ماتحت صرف پہلا خلیفہ ہی آتا ہے۔ تو ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کو بھی آیت استخلاف کے ماتحت تسلیم کرنے سے انکار کرنا پڑیگا۔ کیونکہ ان حوالہ جات میں بظاہر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت کے سوا کسی اور کو آیت استخلاف کا محمل قرار نہیں دیا گیا۔ منتخب شدہ خلفاء یا ما بعد خلفا کی قید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محولہ عبارات میں موجود نہیں۔ بلکہ بظاہر حصریہ الفاظ میں یہ ذکر ہے۔ ولا شک ان مصداق هذا النبا ليس الا ابوبکر وزمانه یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ اس خبر (یعنی آیت استخلاف) کا مصداق بجز ابوبکر رضؓ کے اور ان کے زمانے کے اور کوئی نہیں۔

کیا اب ان حوالہ جات کی موجودگی میں مصری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کے موعودہ اور منصوص ہونے سے کھلم کھلا انکار کردیں گے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نہ دو بلکہ تیرہ خلیفوں کو آیت استخلاف کا مصداق قرار دیا ہے۔ اور اس آیت کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کا ایک لمبا سلسلہ تسلیم فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آیت استخلاف کے ماتحت ہونیوالے خلفاءٔ

چنانچہ حضورؑ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۰ پر فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے دو رسول ظاہر کرکے ان کو دو مستقل شریعتیں عطا فرمائی ہیں ایک شریعت موسویہ دوسری شریعت محمدیہ ان دونو سلسلوں میں تیرہ تیرہ خلیفے مقرر کئے۔"

پھر صفحہ ۱۰۱ پر فرماتے ہیں۔

"محمدی مسیح موعود کو موسوی مسیح کا عین قرار دینا قرآن شریف کی تکذیب ہے۔ اور تفصیل اس استدلال کی یہ ہے۔ کہ کما جو آیت كما استخلف الذين من قبلهم میں ہے۔ جس سے تمام محمدی سلسلہ کے خلیفوں کی موسوی سلسلہ کے خلیفوں سے مشابہت ہوتی ہے۔ ہمیشہ مماثلت کے لئے آتا ہے۔"

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ابوبکر رضؓ کے علاوہ محمدی سلسلہ کے تمام خلفاء کو آیت استخلاف کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ پس مصری صاحب کا یہ کلیہ باطل ہوگیا۔ کہ منتخب شدہ خلفاء میں سے صرف پہلا خلیفہ ہی آیت استخلاف کا مصداق ہوتا ہے۔

پھر حضور شہادۃ القرآن صفحہ ۴۲ پر آیت استخلاف لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: "اب غور سے دیکھو اس آیت میں بھی مماثلت کی طرف صریح اشارہ ہے۔ اگر اس مماثلت سے مماثلت تامہ مراد نہیں تو کلام عبث ہوا جاتا ہے کیونکہ شریعت موسوی میں چودہ سو برس تک خلافت کا سلسلہ ممتد رہا اور صدہا خلیفے روحانی اور ظاہری طور پر ہوتے نہ صرف چار اور پھر ہمیشہ کیلئے خاتمہ۔" اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت استخلاف کے وعدہ کے مصداقوں کا زمانہ صرف تیس سال تسلیم نہیں فرماتے جو خلفاء راشدین کی خلافت کا زمانہ ہے۔ بلکہ اسے دائمی وعدہ قرار دیتے ہیں مزید وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ ہو حضور شہادۃ القرآن صفحہ ۵۸ پر فرماتے ہیں۔

"ان آیات کو اگر کوئی شخص تامل کی نظر سے دیکھے۔ تو میں کیونکر کہوں۔ کہ وُہ اس بات کو سمجھ نہ جائے۔ کہ خدا تعالےٰ اس امت کے لئے خلافتِ دائمی کا صاف وعدہ فرماتا ہے۔ اگر خلافت دائمی نہیں تھی۔ تو شریعتِ موسوی کے خلیفوں سے تشبیہ دینا کیا معنی رکھتا تھا۔ اور خلافتِ راشدہ صرف تیس ۳۰ برس تک رہ کر پھر ہمیشہ کے لئے اس کا دور ختم ہو گیا تھا۔ تو اس سے لازم آتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا۔ کہ اس امت پر ہمیشہ کے لئے ابوابِ سعادت مفتوح رکھے"!

اس سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک آیت استخلاف کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے امتِ محمدیہ کو دائمی خلافت کا وعدہ دیا ہے۔ نہ کہ صرف حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا یا تیس برس تک کے لئے ہی وعدہ جو بالعموم خلافتِ راشدہ کا زمانہ کہلاتا ہے۔ جس میں آپ کے بعد تین اور جلیل القدر خلیفے ہوئے:۔

سرّ الخلافہ کے حوالہ کی تطبیق

جب ان حوالہ جات سے ظاہر ہے۔ کہ آیت استخلاف میں قیامت تک کے لئے وعدہ ہے۔ تو اب ایک عقلمند احمدی کا فرض ہے کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سرّ الخلافہ والی محولہ بالا تحریرات کا امعان نظر سے مطالعہ کرے۔ اور ان کے ایسے معنے مراد نہ لے۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں تضاد نظر نہ آئے۔ مصری صاحب ہر دو قسم کے حوالہ جات میں تطبیق کے لئے جو انتخاب شدہ اور ماموُر خلیفوں کا فرق تجویز کر رہے ہیں۔ یہ تمام عبارات ہرگز اس فرق کی متحمل نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متذکرہ بالا حوالہ جات میں تمام خلفاء امتِ محمدیہ کو آیتِ استخلاف کے ماتحت تسلیم کیا ہے۔ اور امت کے لئے اس آیت کے ماتحت دائمی خلافت کا وعدہ تسلیم کیا ہے۔ اور مامور اور غیر مامور کی کوئی قید بیان نہیں فرمائی۔ افسوس ہے کہ مصری صاحب نے دانستہ سرّ الخلافہ کے حوالہ جات اور باقی حوالہ جات کی صحیح وجہ تطبیق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی تحریر نیز سیاقِ کلام سے معلوم ہوتی ہے۔ پیش نہیں کی۔ کیونکہ ایسا کرنا ان کے مقاصد نامرضیہ کے خلاف تھا۔

سیاقِ کلام سے کیا ظاہر ہوتا ہے

پیشتر اس کے کہ میں وُہ وجہ تطبیق پیش کروں۔ سیاقِ کلام پر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتا ہوں۔ "سرّ الخلافۃ" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیعوں کے عقائد کے رد میں تحریر فرمائی ہے۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل کے نہ صرف منکر ہیں۔ بلکہ معاذ اللہ انہیں ظالم اور غاصب قرار دیتے ہیں۔ حضور انہیں الزامی طور پر جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ آیت استخلاف کے ماتحت جو خلافت قائم ہونے والی تھی۔ اس کا تقاضا تو یہ تھا۔ کہ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کے ماتحت وُہ مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدل دیتی۔ مگر حضرت علی رضؓ کی خلافت کا زمانہ تو ایسا تھا۔ کہ اس میں امن کے بعد خوف پیدا ہوا۔

پس حضرت علی رضؓ کی خلافت اس آیت کا اکمل مصداق نہ تھی۔ اور ان کے لئے یقینی دلائل سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان کی خلافت خوف کے بعد امن پیدا کرنے کا موجب ہوئی۔ لہٰذا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس آیت کا اکمل مصداق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ثابت کر کے ان پر حجت قائم کی ہے کہ بلا فصل خلیفہ تو ابوبکر رضؓ تھے۔ نہ کوئی اور چنانچہ حضور حضرت علی رضؓ کی خلافت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

لکن خلافتہ ما کان مصداق الامن المبشر بہ من الرحمان بل اوذی المرتضیٰ من الاعداء ودیست خلافتہ تحت انواع الفتن واصناف الافتنان (سرّ الخلافہ صفحہ ۳۴)

یعنی حضرت علی رضؓ کی خلافت اس امن کی مصداق نہیں۔ جس کی بشارت رحمان کی طرف سے دی گئی ہے۔ بلکہ علی المرتضیٰ رضؓ اپنے زمانہ کے لوگوں کی طرف سے دُکھ دیئے گئے۔ اور ان کی خلافت طرح طرح کے فتنوں اور فسادوں کے نیچے روندی گئی:۔

پھر فرماتے ہیں:۔

کان فضل اللہ علیہ عظیماً۔ ولکن عاش محزوناً والیماً وما قدر علی ان یشیع الدین ویرجم الشیاطین کالخلفاء الاولین۔

یعنی آپ پر اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل تھا۔ لیکن ان کی زندگی غم و الم میں گزری اور دین کی اشاعت اور شیاطین کے رجم پر اس طرح قادر نہ ہوئے۔ جس طرح ان سے پہلے خلفاء قادر تھے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

ومن تظنی ان الخلافۃ کانت امراً روحانیاً من اللہ رب العلمین وکان مصداقہ المرتضیٰ من اول الحین۔ ولکنہ انف واستحیٰ ان یجادل قوماً ظالمین فھذا عذر قبیح وما یتلفظ بہ الا وقیح (سرّ الخلافہ صفحہ ۳۷)

یعنی جو یہ گمان کرتا ہے۔ کہ خلافت ایک روحانی امر تھا۔ رب العالمین کی طرف سے۔ اور اس کے مصداق شروع سے ہی علی المرتضیٰ ہیں (یعنی وُہ خلیفہ بلا فصل ہیں) لیکن انہوں نے ظالموں کی قوم سے جنگ وجدال کرنے سے نفرت اور شرم کی۔ تو یہ عذر سخت نامعقول ہے اور یہ عذر کوئی اچھا آدمی پیش نہیں کر سکتا:۔

پس سیاقِ کلام سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیعوں کے رد میں یہ مضمون لکھا۔ اور الزام خصم کے طور پر ان کے مسلمہ واقعات کی گواہی سے اس امر کا ثبوت دیا۔ کہ حضرت صدیق اکبر ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا فصل خلیفہ یا اکمل مصداق ہونے کے لحاظ سے صحابہ میں سے آیت استخلاف کے مصداق ہیں۔ کیونکہ آیت استخلاف کا تقاضا ہے۔ کہ ایسا خلیفہ امن پیدا کرنے کا موجب ہو۔ چونکہ نبی کے معاً بعد فساد یقینی ہوتا ہے۔ اس لئے پہلا خلیفہ ضروری ہے۔ کہ اکمل مصداق ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ چونکہ شیعوں کے واقعاتِ مسلّمہ کے رُو سے بھی ایسا امن پیدا نہ کر سکے۔ اس لئے وُہ آیتِ استخلاف کے پہلے اور اکمل مصداق قرار نہیں پا سکتے۔ کیونکہ فتنوں کی وجہ سے وہ خلفاء اولین کی طرح اشاعتِ دین پر قادر نہیں ہو سکے:۔

مصری صاحب کی غلط بیانی

مصری صاحب نے دیانت داری کا خون کرتے ہُوئے سیاقِ کلام کو چھپانے کے لئے لکھا ہے۔

"بعض دوست فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا یہ حوالہ شیعہ حضرات کے جواب میں ہے۔ لیکن جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ مجھے یہ جواب درست معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ جن امور پر حضرت مسیح موعود نے اپنے استدلال کی بنا رکھی ہے وُہ وُہ امور ہیں۔ جن کی تصدیق ہماری اپنی تاریخوں سے ہوتی ہے"!

مصری صاحب کے نزدیک سرّ الخلافہ شیعوں کے جواب میں نہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا متذکرہ بالا حوالہ جس میں حضرت علی کو خلیفہ بلا فصل ماننے والوں کا ذکر ہے اس کی تغلیط کر رہا ہے۔ کیونکہ حضرت علی رضؓ کو خلیفہ بلا فصل ماننے والے صرف شیعہ اصحاب ہی ہیں۔ ماسوا اس کے سرّ الخلافہ کی تمہید میں ہی حضور نے اس امر کو واضح فرما دیا ہے۔ کہ آپ شیعوں کے عقائد کا رد لکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ تم پر رحم کرے۔ جان لو۔ کہ ان لوگوں کے ایک گروہ نے جو اپنے آپ کو اہل بیت کے تابعدار شیعہ کہتے ہیں اکابر صحابہ اور خلفائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ائمہ ملت پر اعتراضات کئے ہیں۔ اور اپنے قول اور عقیدہ میں غلو اختیار کیا ہے اور انہیں کافر اور زندیق قرار دیا ہے"!

(سرّ الخلافہ صفحہ ۳)

دیانت داری کا خون

افسوس ہے۔ کہ مصری صاحب نے سر الخلافہ کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے وہ ضروری حوالہ دیانت داری کا خون کرتے ہوئے پیش نہیں کیا جو ان کے پیش کردہ حوالوں کی چابی ہے۔ اور جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے تمام حوالہ جات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں

فاعلموا یا اولی الالباب والفضل اللباب ان اللّٰہ قد وعد فی ھذہ الآیات للمسلمین والمسلمات انہ یستخلفن بعض المؤمنین منھم فضلاً و رحمۃ و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا فھذا امر لا نجد مصداقہ علی وجہ اتم و اکمل الا خلافۃ الصدیق (سر الخلافۃ ص۱۵)

یعنی اے عقلمندو اور صاحب دماغ لوگو جان لو کہ اللّٰہ تعالٰے نے ان آیات (استخلاف) میں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ ضرور ان میں سے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ بعض مومنوں کو خلیفہ بنائے گا اور ان کے خوف کے بعد امن سے بدل دے گا۔ پس یہ وہ امر ہے۔ کہ اس کا مصداق اتم اور اکمل طریق پر ہم صرف صدیق رضؓ کی خلافت کو پاتے ہیں۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کی خلافت میں سے آیت استخلاف کا اکمل اور اتم مصداق حضرت صدیق اکبرؓ کو قرار دیا ہے۔ اس کے بعد جس جگہ بھی آپ نے فرمایا ہے۔ کہ آیت استخلاف کا مصداق صدیق اکبرؓ کے زمانہ کے بعد اور کوئی نہیں۔ وہاں صرف یہ مراد ہے۔ کہ اس آیت کا اکمل اور اتم مصداق صدیق اکبرؓ کی طرح صحابہ کی خلافت میں اور کوئی نہیں۔ نہ کہ دوسرے خلفائے راشدین اس کے مصداق ہی نہیں۔ یا یہ کہ حضرت علی رضی اللّٰہ عنہ اس کے بالکل ہی مصداق نہیں۔ اس لئے ان کے انتخاب میں خدا کا دخل نہیں۔ لہٰذا ان کا عزل ممکن تھا۔

خلفأ راشدین کی خلافت میں خدا تعالٰے کا ہاتھ

پس حق یہ ہے۔ کہ تمام خلفاء راشدین آیت استخلاف کا علیٰ قدر مراتب مصداق تھے۔ اس امر کو اور زیادہ واضح کرنے کے لئے میں ایک اور دلیل پیش کرتا ہوں۔

مصری صاحب لکھتے ہیں۔

"جب یہ خلافت (یعنی خلیفہ اولؓ کے بعد والی) آیت استخلاف کے ماتحت نہ ہوئی تو اس کا انتخاب بھی اللّٰہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔"

اب اگر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی قول سے ثابت کر دوں کہ خلفائے راشدین کی خلافت کے انتخاب میں خدا تعالٰے کا دخل تھا۔ تو مصری صاحب کے لئے اپنی تحریر کے مطابق یہ ماننا ضروری ہوگا۔ کہ ان کی خلافت آیت استخلاف کے ماتحت تھی اب میں خدا کے فضل سے ایسے اقوال سر الخلافہ سے ہی پیش کرتا ہوں۔ تا مصری صاحب کا تانا بانا سر الخلافہ سے توڑا جائے۔ افسوس ہے کہ مصری صاحب نے سر الخلافہ کے ایسے حوالہ جات کو چھپا کر ایک دیانتدار مضمون نگار کے فرائض کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اور وہی روش اختیار کر لی ہے۔ جس کا شکوہ ہم آئے دن پیغامیوں کے متعلق کرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں سنئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سر الخلافہ ص۵۸ پر فرماتے ہیں۔

اتکفر خلفاء النبی تجاسرا اتلعن من ھو مثل بدر منور

اے شیعہ کیا تو نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء کی دلیری سے تکفیر کرتا ہے۔ اور تو اس شخص پر لعنت ڈالتا ہے جو چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہے

وان کنت قد ساءتک امر خلافۃ فخاصم ملیکا اجتباھم کمشتری

اگر تجھے خلفاء النبی کا امر خلافت برا معلوم ہوتا ہے۔ تو اس بادشاہ (خدا) سے لڑ جس نے انہیں خریدار کی طرح انتخاب کیا ہے۔ یعنی خوب دیکھ بھال کر انتخاب کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرے شعر میں صاف اعلان فرمایا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین کا انتخاب خدا تعالیٰ نے کیا تھا شیعہ خلفائے ثلاثہ کی تکفیر کرتے ہیں۔ وہ حضرت صدیق اکبرؓ حضرت فاروق رضؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت کے منکر ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان تینوں خلفا کے انتخاب میں خدائی دخل کا اعلان کرتے ہوئے شیعوں سے کہتے ہیں۔ کہ اگر تمہیں ان خلفاء کی خلافت بری معلوم ہوتی ہے۔ تو خدا سے لڑائی کرو۔ کیونکہ ان کو چننے والا دراصل وہی ہے۔

پس جب خلفاء ثلاثہ کی خلافت میں خدائی انتخاب ثابت ہو گیا۔ تو ان کا آیت استخلاف کے ماتحت علیٰ قدر مراتب خلیفہ ہونا بھی اظہر من الشمس ہو گیا۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ سر الخلافہ کی محولہ عبارات۔ کا جو مصری صاحب نے پیش کی ہیں۔ مطلب صرف یہی ہے۔ کہ حضرت ابو بکر رضؓ آیات استخلاف کے صحابہ میں سے اکمل اور اتم مصداق تھے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا مرتبہ تمام صحابہ سے بڑھ کر تھا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

ما ان اری واللّٰہ فی الصحب کلھم کمثل ابی بکر بقلب معطر

(سر الخلافہ ص۵۸)

خدا کی قسم آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ میں میں ابوبکر جیسا معطر دل رکھنے والا اور کوئی نہیں پاتا۔

پس لاریب آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے صحابہ میں ابو بکر رضؓ کی خلافت کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ اور وہ آیت استخلاف کے علی وجہ الاتم والاکمل مصداق ہیں۔ اور باقی خلفائے راشدین علی قدر مراتب مصداق ہیں۔ پس خلفائے ثلاثہ کی خلافت خدائی انتخاب سے قرار پا کر آیت استخلاف کا مصداق ٹھہری۔ اب رہ گیا معاملہ حضرت علی رضؓ کا ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل قول ملاحظہ ہو۔ حضور فرماتے ہیں۔

ولا شک ان علیاً کان نجعۃ الرواد وقدوۃ الاجواد وحجۃ اللّٰہ علی العباد۔

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اس حوالہ میں بلا ریب حضرت علی رضؓ کو حجۃ اللّٰہ علی العباد قرار دیا ہے۔ تو صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ آپ کی خلافت کے انتخاب میں بھی خدا تعالٰے کا دخل تھا۔ کیونکہ اگر انکے انتخاب میں خدائی دخل تسلیم نہ کیا جائے تو وہ تمام بندگان خدا پر خدا کی حجت قرار نہیں پا سکتے۔ خدا تعالیٰ کی حجت وہ اسی صورت میں قرار پاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں تمام بندوں کے سامنے بطور اپنی حجت کے خود کھڑا کرے۔ اگر انہیں محض لوگوں کا مقرر کردہ خلیفہ قرار دیا جائے تو پھر وہ خدا کی حجت ہرگز قرار نہیں پا سکتے انکے بالمقابل صدیق اکبر رضؓ کو آیت استخلاف کا مصداق قرار دینے کا صرف یہی مفہوم قرار پائے گا۔ کہ حضرت صدیق اکبر چونکہ خلافت محمدیہ کا نقطہ اولیٰ تھے اسلئے وہ آیت استخلاف کے اکمل اور اتم مصداق تھے۔ پس جب یہ ثابت ہو چکا کہ خلفاء راشدین بھی علی قدر مراتب آیت استخلاف کے مصداق تھے۔ تو مصری صاحب کا یہ وہم باطل ہوا کہ نبی کا صرف پہلا خلیفہ ہی منتخب شدہ خلفاء میں سے آیت استخلاف کے ماتحت مصداق ہوتا ہے

اور ہمارا عقیدہ درست ثابت ہوا۔ کہ خلفائے راشدین کی خلافت خدائی انتخاب کے ماتحت ہوتی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خلافت برحق ہے

پھر جب یہ امر ثابت ہوگیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت ثانیہ کے رد میں انہوں نے اپنے وہم کی بناء پر جو یہ امر متفرع کیا تھا کہ پہلے خلیفہ کے بعد والے خلفاء کا عزل ممکن ہے۔ باطل ہوگیا کیونکہ خلافت ثانیہ کا خدائی انتخاب کے ماتحت ہونا نہ صرف ممکن ثابت ہوگیا۔ بلکہ خدا کی فعلی شہادت گواہی دے رہی ہے۔ کہ آپ یقیناً خدائی انتخاب کے ماتحت آیت استخلاف کا اس زمانہ میں کامل مصداق ہیں۔ کیونکہ آپ کی خلافت کے زمانہ میں ہم نے پیغامی فتنہ کے مقابلہ پر ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کا پورا نظارہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ کیونکہ یہ فتنہ احمدیت کے لئے ایک شدید زلزلہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ چونکہ مصری صاحب ابھی تک نبوت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے قائل ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو مٹانے کیلئے جو یہ اندرونی فتنہ کھڑا ہوا تھا۔ اس کی شدت سے وہ انکار نہیں کر سکتے۔ پس خدا کی یہ فعلی شہادت گواہ ہے۔ کہ ہمارے آقا سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ اس زمانہ میں آیت استخلاف کے کامل مصداق ہیں۔ آیت استخلاف کے کامل مصداق کیلئے یہ ضروری نہیں کہ وہ صرف خلیفہ اول ہی ہو۔ بلکہ بعد والے خلفاء بھی اس کے کامل مصداق ہو سکتے ہیں۔ ہاں پہلے اور آخری خلیفہ کے لئے وجوباً ضروری ہے۔ کہ وہ کامل مصداق ہوں۔ (ملاحظہ ہو تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۹،۵۰)

مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اول اور آخر کے درمیانی زمانہ کا کوئی خلیفہ کامل مصداق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت استخلاف کو پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمیشہ مشابہت اول اور آخر میں دیکھی جاتی ہے۔ درمیانی زمانہ جو ایک طویل مدت ہوتی ہے۔ گنجائش نہیں رکھتا۔ کہ پوری پوری نظر سے اس کو جانچا جائے مگر اول اور آخر میں مشابہت سے قیاس پیدا ہوتا ہے۔ کہ درمیان میں بھی ضرور مشابہت ہوگی۔ گو نظر عقلی اس کی پوری پڑتال سے قاصر ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۸)

پس مصری صاحب کا یہ خیال باطل ٹھہرا کہ نبی کے بعد اس کے منتخب شدہ خلفاء میں سے صرف پہلے خلیفہ کا انتخاب ہی خدا تعالےٰ کی طرف منسوب ہو سکتا ہے۔

ہمارے پاس خدا کے فضل سے بڑے زبردست شواہد ہیں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت موجود ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو خدا کا مقرر کردہ خلیفہ قرار دے رہی ہے۔

پس جب خلفاء راشدین اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت میں خدائی انتخاب کا دخل یقینی طور پر ثابت ہوگیا تو ان کا عزل ناممکن ٹھہرا۔ اور مصری صاحب کی تمام ہوائی عمارت پاش پاش ہوگئی۔

—قاضی محمد نذیر امیر جماعت احمدیہ لائلپور

چندہ جلسہ سالانہ کی کمی کو جلد پورا کیا جائے

جلسہ سالانہ کے اخراجات کیلئے مبلغ تیس ہزار روپے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں وصولی اسوقت تک صرف سترہ ہزار روپے کے قریب ہے۔ گویا تقریباً تیرہ ہزار روپے کی ابھی تک کمی ہے جلسہ سالانہ پر احباب مشاہدہ کر چکے ہیں۔ کہ اس دفعہ پہلے سالوں کی نسبت حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی یعنی پچیس ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوگئی تھی۔ پس اس تعداد کے لحاظ سے ظاہر ہے۔ کہ خرچ بھی گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ ہی ہونا ضروری تھا۔

جس قدر اب تک چندہ جلسہ سالانہ وصول ہوا ہے۔ وہ اخراجات کے مقابلہ میں بہت کم ہے اس لئے اس کمی کو پورا کرنے کیلئے احباب اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا اور اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ مجوزہ شرح کے مطابق جو رقم تجویز کر کے جماعتوں کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ جلد سے جلد پورا کر دیں۔ تا واجب الادا اخراجات جلسہ ادا کئے جا سکیں۔

ناظر بیت المال قادیان

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور قربانی

۱۷۱

ہزاروں برس گذرے۔ کہ ارض کنعان سے ایک مختصر سا قافلہ تپتے صحراؤں میں سے گذرتا ہوا اس بے آب و گیاہ وادی میں پہنچا۔ جہاں اب مکہ آباد ہے۔ جہاں آج خدا کے گھر کا طواف کرنے اور خدا کے قرب کی راہیں تلاش کرنے کیلئے ذی ثروت اصحاب لباس درویشی پہنے جمع ہو رہے ہیں۔ یہ قافلہ ایک خاوند ایک بیوی اور ننھے بچے پر مشتمل تھا۔ باپ ہاں حضرت ابراہیمؑ سا دردمند دل رکھنے والا باپ اس عزم کو لیکر گھر سے نکلا۔ کہ اپنی چہیتی بیوی اور ساری امیدوں کی آماجگاہ پیارے بیٹے کو فلسطین ایسی سرسبز و شاداب زمین سے نکال کر عرب کے ریگستان میں ڈالدے۔

قربانی بیشک بڑی ہے۔ مگر جس اعلیٰ مقصد کیلئے کی گئی۔ وہ بھی نہایت اعلیٰ ہے خدا کا پہلا گھر ویران ہو چکا تھا۔ وہ اب مسجود خلائق نہ رہا تھا۔ خدا نے چاہا۔ کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں دوبارہ اس کو آباد کرے۔ اور اسمٰعیلؑ اور اس کی ذریت کو اس گھر کا پاسبان بنائے۔ کیونکہ اسی ذریت سے خدا اس عظیم الشان رسول کو برپا کرنا چاہتا تھا۔ جو انبیاء کی عمارت میں کونے کے سرے کا پتھر بننے والا تھا۔ یعنی ہمارا آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ناممکن البیان جذبات کے ساتھ معصوم بچے کو اور پاکیزہ بیوی کو اس جنگل میں چھوڑ کر فلسطین کا رُخ کیا۔ قدم بھاری ہو رہے تھے۔ دل کی ساری توجہ خدا کی طرف تھی۔ اس کی گہرائیوں سے اُٹھ کر ابراہیمی دعا عرش تک پہنچی۔ کہ اے خدا ! زندہ اور ازلی اور ابدی خدا ! میں اپنی متاع حیات کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ بیوی اور بچے کو تیرے حکم سے چھوڑے جاتا ہوں۔ تو ان کا نگران ہو۔ اور ہر گزند سے محفوظ رکھ۔ ان کی غذا کا انتظام فرما۔ ہاں تو ان معصوموں کی خاطر اس ویرانہ کو آباد کر اور دنیا کے کناروں سے لوگوں کو یہاں لا۔ ابراہیم علیہ السلام ایک انسان تھے۔ مگر وہ خدا کے کامل بندے تھے۔ کامل قربانی اور کامل تفرع کرنے والے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں مقبول بارگاہ احدیت ہوئیں۔ اور آسمان کے فرشتے ان دونوں کے محافظ قرار پائے۔

حضرت ہاجرہ رضؓ کی قربانی بھی کچھ کم نہ تھی۔ بلکہ ان کے مقام اور ان کی نسوانیت کے پیش نظر دل چاہتا ہے۔ کہ ان کی قربانی کو افضل قرار دیا جائے۔ حضرت ہاجرہؓ کو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی اس بے اعتنائی سے بے حد حیرت ہوئی۔ کہ آپ ہمیں کہاں لق و دق صحراؤں کے درمیان چھوڑے جاتے ہیں۔ انہوں نے اس غیر معمولی طریق جدائی کی وجہ دریافت کی۔ مگر جذبات کے تموج اور قلبی رقت کے باعث حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے لفظی جواب نہ دیا۔ صدیقہ ہاجرہؓ کو معلوم ہوگیا۔ کہ یہ آسمان و زمین کے خدا کی مشیت ہے۔ اسی کا ارادہ ہے کہ میں اور میرا اکلوتا اس جگہ چھوڑے جائیں۔

ہاجرہ رضؓ ایک عورت تھیں۔ مگر ان کا دل خدا کی ہستی پر یقین سے لبریز اور انہیں اس کی نصرتوں پر کامل وثوق تھا انہوں نے ظاہری مددگار کی طرف سے بے مدد چھوڑے جانے پر خدائی ہاتھ کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ اور فرمایا:- اذاً لا یضیعنا۔ خدا ہم کو ضائع نہ ہونے دے گا۔ اور ہم ناکام نہ رہیں گے۔

حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام بیوی اور بچے کو موت کے منہ میں چھوڑ کر چلے گئے۔ اور

انہوں نے اس امر کی کوئی پرواہ نہ کی کہ ان کے کھانے کا کیا انتظام ہو گیا اور ان کی رہائش کا کیا انتظام ہو گا۔ وہ ہونہار بچہ ماں کی چھاتیوں سے دودھ پیتا تھا۔ خدا نے ان کے لئے چاہ زمزم نکالا۔ الٰہی نوشتوں کے مطابق اسمٰعیل ؑ اس ویرانہ میں بڑھتا گیا۔ خدا کا سایہ اس پر تھا۔ ماں بچے کو دیکھ کر خوش ہوتی اور اپنے نام کو زندہ یقین کر کے مسرت آگیں جذبات سے لبریز ہو جاتی۔ آخر وہ دن آپہنچا۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ؑ سے اس نونہال کی گردن پر چھری رکھوا دی۔ خواب میں حضرت ابراہیم نے دیکھا۔ کہ میں اپنے بیٹے ہاں اپنے اسمٰعیل ؑ کو ذبح کر رہا ہوں۔ ہاں اس بچے کو ذبح کر رہا ہوں جو جنگل کے درندوں سے معصوم ہو اور جس سے "بےکسی کی زندگی میں فقر و فاقہ سے" نکل کر جوان ہونے کو ہے۔ مخالف حالات کے باوجود جو بیٹا زندہ تھا۔ اسے آج ابراہیمی اخلاص کی قربان گاہ پر قربان کیا جائے گا۔ سعید اور خوش بخت فرزند خندہ پیشانی سے باپ کے اشارے کو قبول کرتا۔ اور اپنی زندگی کو قربان کرنے کے لئے مستعد اور آمادہ ہو جاتا ہے۔ دنیا اپنی ساری خوبصورتی کے باوجود، نفس اپنی زبردست تمناؤں کے باوجود ابراہیم ؑ اور اسمٰعیل ؑ کے راستے میں روک نہ بن سکے۔ بوڑھا باپ اپنے اکلوتے بیٹے کے گلے پر چھری پھیرنے کے لئے تیار ہے۔ اور بیٹا اس قربانی کے پیش کرنے میں سعادت پاتا ہے۔ تب خدا نے ساری کائنات کو کہا۔ کہ دیکھو میرا بندہ ابراہیم ؑ کتنا مطیع و فرمانبردار ہے کیسے زبردست عزم اور کتنی بلند قوت اور ارادہ کا مالک ہے۔ ہاں۔ ہاں اسے مجھ سے کتنا عشق اور کتنی صادق محبت ہے فرشتے بھی اس قربانی کو رشک کی نگاہوں سے دیکھتے۔ اور باپ بیٹے پر درود بھیجتے تھے۔ تب خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ بس ابراہیم تو امتحان میں کامیاب ہو گیا دیکھ آسمان کے تاروں کا شمار ہو سکے گا۔ مگر تیری ذریت بے شمار ہو گی۔ ریت کے ذرات اور سمندروں کے قطرات کی گنتی ممکن ہو گی۔ مگر تیری نسل کا گننا انسانی طاقت میں نہ ہو گا۔ ابراہیم ؑ، خدا کا بندہ اس نوازش اور اس قدر دانی پر سجدے میں گر گیا۔ اور شکر بجا لایا۔ حضرت ابراہیم ؑ فوت ہو گئے۔ مگر ان کا نام زندہ ہے اور رہتی دنیا تک زندہ رہے گا حضرت ابراہیم کی قبر حبرون بستی (فلسطین) میں ہے۔ جسے آج خلیل الرحمٰن کہتے ہیں۔ مگر حضرت ابراہیم کا نام آسمان و زمین کے ہر حصہ میں عزت کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت اسماعیل ؑ وفات پا گئے۔

مگر خدا نے ان کو ابدی حیات بخشی آسمان و زمین مٹ جائیں۔ مگر حضرت اسمٰعیل ؑ کا ذکر مٹ نہیں سکتا۔ سیدہ ہاجرہ رضہ فوت ہو گئیں۔ مگر ہاجرہ رضہ کا نام ان کی قربانی اور ان کا اخلاص ضرب المثل رہے گا۔ اگر حضرت ابراہیم مردوں کے لئے قربانی میں کامل نمونہ ہیں۔ تو حضرت ہاجرہ رضہ عورتوں کے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ اگر حضرت ابراہیم ؑ اور حضرت ہاجرہ رضہ پوری عمر والوں کے لئے، مراحل زندگی کو طے کر چکنے والوں کے لئے نمونہ ہیں۔ تو حضرت اسمٰعیل ؑ نونہالوں اور نوجوانوں کے لئے کامل نمونہ ہیں۔ یہ مقدس قافلہ، اور مقدس گھرانا دنیا کی ساری قوموں کے لئے نمونہ ہے۔ خدا کی بے شمار برکات اور بے انتہا افضال ان پر نازل ہوں اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد کما صلیت علیٰ سیدنا ابراہیم و علیٰ آل سیدنا ابراہیم انک حمید مجید

خاکسار:۔ ابو العطا جالندھری

درخواست دعا

اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عزیزم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ بخار اور کھانسی سے بیمار رہیں۔ احباب عزیز موصوف کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار:۔ محمد الدین ملتانی

آنریبل ڈاکٹر چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ممبر

حکومت ہند کی خدمت میں جماعت احمدیہ عدن کا مخلصانہ ایڈریس

عدن ۔ ۱۲ جنوری ۔ جناب چودھری ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب لندن تشریف لے جاتے ہوئے عدن میں چند ساعات کے لئے ٹھیرے۔ جماعت احمدیہ عدن نے آپ کے اعزاز میں سمبرینا ہوٹل میں ٹی پارٹی دی اور ایڈریس پیش کیا۔ ڈاکٹر محمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ عدن نے حسب ذیل ایڈریس پڑھا۔

حضرت المکرم و اخینا المعظم جناب چودھری ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

اولاً ۔ بندہ بحیثیت پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ عدن تمام ممبران جماعت کی طرف سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عرض کرتا ہے۔ ثانیاً اس رحمان و رحیم اور عزیز و حکیم ہستی کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ جس نے ہم کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق بخشی۔ اور محض اپنے فضل و رحم کے ساتھ لوائے احمدیت کے سایہ میں جمع ہونے کا موقع دیا۔ اور ایک سلک میں منسلک کر دیا۔ یہ ایک ایسا احسان عظیم ہے۔ کہ جس کے عوض میں ہم اپنا سب کچھ نثار کر دیں تو بھی ناممکن ہے

ہمارے قابل احترام بھائی! قریباً ایک ہفتہ قبل جب ہم کو یہ معلوم ہوا۔ کہ جناب والا ولایت تشریف لے جاتے ہوئے عدن میں بھی چند ساعات کے لئے نزول فرما ہونگے تو آپ سے شرف ملاقات کے شوق میں ہمارے دل بلیوں اچھلنے لگے اور آج آپ جب بہ نفس نفیس ہمارے درمیان رونق افروز ہیں۔ تو ہماری رگوں میں مسرت کی ایسی لہر دوڑ رہی ہے جس کا اظہار الفاظ میں ناممکن ہے۔

اے احمدیت کے درخشندہ فرزند! اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحم کے ساتھ آپ کو سرفراز و بلند کیا۔ ایک طرف دینی پہلو سے آپ کو قابل رشک اخلاص و تقویٰ عطا فرمایا۔ تو دوسری طرف دنیوی پہلو سے عظیم الشان منصب بخشا۔ ہمارے معزز اور پیارے بھائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حیثیت مبارک کرے۔ اور مزید دینی قومی اور ملکی خدمات کا موقع عطا فرمائے اور آپ کا مستقبل ماضی سے روشن تر ہو

مکرم و محترم چودھری صاحب۔ ہم یہاں فی الحال بہت تھوڑے احمدی ہیں۔ ہماری نہایت ہی مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ آپ ہم سب کو اپنے خاص اوقات کی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور آپ جب بفضل خدا بخیریت و عافیت واپس قادیان تشریف لے جائیں۔ تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اس علاقہ میں تبلیغ کا انتظام فرمانے کے واسطے عرض کریں۔

پیارے بھائی ؎
بہ سفر رفتنت مبارک باد
بہ سلامت روی و باز آئی

ہم ہیں آپ کے خادم ۔ ممبران جماعت احمدیہ عدن

جناب چودھری صاحب ممدوح نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے طویل تقریر فرمائی۔ آپ نے اول تو عدن میں رہنے والے احمدیوں سے ملاقات ہونے پر اپنی خوشی کا اظہار فرمایا۔ پھر مرکز سے مبلغ منگوانے کی خواہش کے متعلق آپ نے تفصیل کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور عملی نمونہ کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا۔ نور صداقت کو قبول کرنے کے بعد اگر عملی اصلاح نہ کی جائے تو عقاید لوگوں کی توجہ کو جذب نہ کر سکینگے

اسلام کی دوسرے مذاہب پر برتری بیان فرماتے ہوئے آپ نے کہا۔ اسلام میں دو بہت بڑی خصوصیتیں ہیں۔ اول زندہ نبی۔ دوم۔ اللہ تعالیٰ کا زندہ کلام

آپ نے فرمایا۔ صداقت کا اظہار قصہ کہانیوں کے طور پر کرنا محض تضییع اوقات ہے۔ اس کے لئے عملی نمونہ پیش کرنا چاہیئے جب آپ لوگوں نے موجودہ زمانہ کے نور سے حصہ لیا ہے۔ تو آپ کے اندر قرآن مجید کا علم وفہم اور حسن واخلاق نمایاں طور پر ظاہر ہونے چاہئیں۔

آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا ہم پر خاص احسان ہوا ہے۔ کہ اُس نے از سر نو دنیا میں ایک مامور بھیجا۔ تاکہ اسلام کا حقیقی چہرہ دکھلائے۔ اور امید دلائے۔ کہ تم اپنے خالق حقیقی کے ساتھ فی الحقیقت تعلقات پیدا کر سکتے ہو۔ آپ نے عام مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

علم وسائنس کی بہ سرعت ترقی کو دیکھ کر وہ خیال کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ خدا کو ماننے اور اس کے ساتھ روحانی تعلقات پر زور دینے کی ضرورت نہیں رہی۔ مگر ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالےٰ زندہ ہے۔ اور اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ اور جب کہ یہ واقع میں سچ ہے۔ تو اگر ہمارے اعمال ان صداقتوں کو ثابت کرنے والے نہ ہوں۔ تو ہمارے لئے افسوس کا مقام ہوگا۔ آپ نے مرکز سے دور رہنے والے احمدیوں کو تلقین کی۔ کہ اپنی روحانی طاقت کو بڑھاتے رہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں کیونکہ مرکز سے دوری سستی پیدا کرتی ہے۔ عدن کے رہنے والے آپ سے دینی علوم میں بڑھکر نہیں ہیں۔ آپ تازہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اپنا عملی نمونہ پیش کریں۔ پھر خود بخود لوگ آپ کی طرف متوجہ ہونگے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو احسن زندگی کا نمونہ پیش کرنے کی توفیق دے۔ آخر میں جناب پریذیڈنٹ صاحب آنریبل چوہدری صاحب کا اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ تقریب دعا پر برخاست

سپرنٹنڈنٹ صاحب آر ایم ایس لاہور ڈویژن کا شکریہ

بعض اوقات کسی اخبار کے بروقت نہ پہنچنے یا کسی پرچہ کے گم ہو جانے کی شکائتیں خریداروں کی طرف سے آتی رہتی ہیں۔ ایسے تمام احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دفتر سے اخبار باقاعدہ ہر خریدار کو جس کا پرچہ بند نہ ہو۔ روزانہ بھیجا جاتا ہے۔ اور تاخیر وغیرہ کے واقعات عام طور پر بعض کارکنانِ محکمہ ڈاک خانہ کی غفلت کا نتیجہ ہوتے ہیں

کچھ عرصہ ہوا۔ قلعہ صوبا سنگھ براستہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ اور نواحی دیہات کے بعض خریداروں کی طرف سے یہ شکایت کی گئی تھی۔ کہ ان کا اخبار پہلے قلعہ صوبا سنگھ جاتا اور وہاں سے ہوکر ایک روز بعد ملتا ہے۔ اس پر محکمہ ڈاک کو توجہ دلائی گئی۔ ایک عرصہ کی خط وکتابت کے بعد سپرنٹنڈنٹ صاحب آر۔ ایم۔ ایس لاہور کی طرف سے ۴ر فروری ۱۹۳۸ء کو ہمیں اطلاع دی گئی ہے۔ کہ جن کارکنوں کی غفلت کے باعث خریداران الفضل کو تکالیف پہنچی۔ ان کے خلاف باقاعدہ ایکشن لیا جارہا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ آئندہ ایسی شکایت پیدا نہ ہوگی۔ نیز انہوں نے اس تکلیف کے لئے جو ہمارے خریداروں کو ہوئی۔ اظہار افسوس کیا ہے۔

ہم سپرنٹنڈنٹ صاحب موصوف کی اس فرض شناسی کے لئے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اگر تمام افسران محکمہ ڈاک اس مستعدی اور کوشش کے ساتھ ایسی شکایات کے انسداد کی طرف توجہ کریں۔ تو جہاں محکمہ ڈاک کے متعلق اخباروں کی شکایات کا انسداد ہو سکتا ہے۔ وہاں اخبار بھی نقصان سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ مینیجر

اعلان

چوہدری نور احمد صاحب کو جماعت احمدیہ سارچور کا سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان سے پورا پورا تعاون کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال

معاونین الفضل کیلئے درخواست دعا

قومی پریس کی مضبوطی کیلئے جو احباب وقتاً فوقتاً کوشش کرتے اور الفضل کی اشاعت کے حلقہ کو وسیع کرنے میں ساعی ہوتے ہیں۔ آئندہ ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ درج اخبار کرکے احباب سے ان کے لئے درخواست دعا کی جایا کرے گی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آج ان احباب کی فہرست دی جاتی ہے۔ جنہوں نے فروری ۱۹۳۸ء کے پہلے ہفتہ میں توسیع اشاعت میں حصہ لیا۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ان کو اجرِ عظیم عطا کرے۔

فہرست درج ذیل ہے:-

فنانشل سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ کراچی ایک خریدار

ناظر صاحب امور عامہ ایک خریدار
سیٹھ اللہ جوایا صاحب آگرہ دو خریدار
سیٹھ عزیز احمد صاحب محمود آباد ایک ،،
غلام محمد صاحب پٹواری بھڑیاں ایک ،،
عطاء الرحمن صاحب بھیرہ ایک خریدار
فتح محمد صاحب کراچی دو خریدار

احمد علی صاحب شیخوپورہ ایک خریدار
محمد عباس صاحب چاندنہ ایک خریدار
محمد حیات صاحب محاسب ملتان ایک خریدار
عبد الکریم صاحب باری کوٹ ایک خریدار
چوہدری عبد المجید صاحب قادیان ایک خریدار
فتح محمد صاحب چک ۱۵۲ ع ایک خریدار

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قادیان ایک خریدار
صوفی علی محمد صاحب لاہور چھاؤنی دو خریدار

مینیجر

امانت ذاتی

کیا آپ کو علم ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں احباب اپنی ذاتی امانت کا حساب کھول سکتے ہیں۔ اور جو روپیہ اس طور پر جمع ہو۔ وہ حسب ضرورت جس وقت بھی حسابدار چاہے۔ واپس لے سکتا ہے؟

جو روپیہ احباب کے پاس بیاہ شادی۔ تعمیر مکان۔ بچوں کی تعلیم یا کسی اور ایسی ہی غرض کے لئے جمع ہو۔ اس کو بجائے ڈاکخانہ یا دوسرے بنکوں میں رکھنے کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ جمع کرانا چاہیئے۔

ذاتی امانت کے قواعد دفتر بیت المال سے طلب کئے جائیں۔

ناظر بیت المال

رمضان میں عہد کرنیوالوں کی خدمت میں ضروری التماس

گذشتہ ماہ رمضان میں نظارت تعلیم و تربیت نے احباب سے یہ تحریک کی تھی کہ وہ اس مبارک مہینے میں اپنی کسی ایک یا ایک سے زیادہ کمزوری کے متعلق اپنے دل میں خدا سے عہد کریں کہ وہ آئندہ اس سے کلی طور پر مجتنب رہیں گے۔

اس تحریک پر خدا کے فضل سے ۶۰ دوستوں نے لبیک کہتے ہوئے اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے ترک کرنے کا عہد کیا تھا اور نظارت ہذا نے ان دوستوں کے اسماء دعا کی تحریک کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ چونکہ بعض دوست ایک عہد کر کے اسے بھول جانے کے عادی ہوتے ہیں اور عزم و استقلال کے ساتھ اپنے عہد پر قائم نہیں رہتے۔ اس لئے نظارت ہذا اس اعلان کے ذریعہ ان جملہ دوستوں سے جنہوں نے گذشتہ رمضان میں عہد کیا تھا۔ دریافت کرنا چاہتی ہے۔ کہ آیا وہ اپنے عہد پر پختگی کے ساتھ قائم ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ پرائیویٹ خطوط کے ذریعہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ اور اگر کسی دوست کی طرف سے اس درمیانی عرصہ میں کوئی لغزش ہو چکی ہے تو ایسے دوست کے لئے بھی اب یہ موقع ہے کہ وہ اپنے عہد کی دوبارہ تجدید کر کے خدا کے سامنے سرخرو ہونے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے دوستوں کے ساتھ ہو۔ آمین

ناظر تعلیم و تربیت

فارم صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نظارت تالیف و تصنیف کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام سے حضور علیہ السلام کی روایات۔ حالات اور کلمات جمع کرنے کے لئے مندرجہ بالا عنوان سے فارم طبع کروائے گئے ہیں۔ جس جس جماعت میں جس قدر صحابہ کرام ہوں وہ ان کی تعداد کے مطابق یہ فارم دفتر ہذا سے منگوا لیں۔ اور ان فارموں کو پُر کر کے دفتر میں ارسال کر دیں۔ ایک فارم پر ایک ہی صحابی کا نام درج کیا جائے۔

فارم کا نقشہ حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار — نام صحابی — نام والد — پتہ سابق و حال —
سنہ بیعت — سنہ زیارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام —
خاص حالات — کیفیت —

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

تقرر سکرٹری مال

جماعت احمدیہ کھیوڑہ پنڈ دادنخان ضلع جہلم کے لئے حافظ محمد حسین صاحب کو سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

فارم تشخیص آمد بابت سال ۳۸-۱۹۳۹ء

فارم تشخیص آمد بابت سال ۳۸-۱۹۳۹ء برائے خانہ پُری جماعتوں کو روانہ کئے جا چکے ہیں۔ عہدیداران کو چاہیئے۔ کہ فوراً ان کی خانہ پُری کر کے واپس ارسال فرمائیں۔ ناظر بیت المال۔ قادیان

کٹ پیس کی فائدہ مند تجارت
احمدی برادران سے خاص رعایت

ہر شہر۔ قصبہ اور گاؤں میں کٹ پیس (پارچہ) کی مانگ ہے قلیل سرمایہ کا آسان فائدہ مند روزگار ہے مستورات تک گھروں میں فروخت کر کے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ہماری چھوٹی تجارتی گانٹھیں مالیتی پچیس۔ دو صد اور تین صد روپیہ کی ہیں۔ نمونہ کا بنڈل پچاس روپیہ کا ہے۔ ان گانٹھوں میں خوشنما۔ عام پسند زنانہ۔ مردانہ۔ سوتی۔ سلکی چھینٹیں۔ پاپلن لٹھہ۔ ڈوریا۔ وائل۔ بوسکی۔ مورکین کوٹوں کا کپڑہ۔ وغیرہ وغیرہ بڑے بڑے ٹکڑہ اور تھان تک کا مال ہے۔ منگوا لیجئے اور فائدہ اٹھائیے۔

بوسکی کا بنڈل

ملائم۔ چمکدار۔ فیشن ایبل زنانہ۔ مردانہ بوسکی کا بنڈل مالیتی ایک سو روپیہ جس میں سالم تھان ہیں۔ قریباً ۳۷۵ گز۔ عمدہ۔ ارزاں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونے والا پارچہ ہے منگوا کر فائدہ اٹھائیے تھوڑے بنڈل باقی ہیں۔ نمونہ کا ۹ گز کا تھان تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک ۸ آنہ۔ ہر آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہیئے

امریکن کمرشیل کمپنی رجسٹری شدہ بمبئی نمبر ۱۱

حدیث کی سستی کتابیں اردو میں

(۱) بخاری شریف کامل۔ ضخامت پانسو صفحے عام فہم اور اردو سلیس ترجمہ قیمت عہ مجلد پارچہ ؏ مجلد چرمی پشتہ ؏ محصول ۶ر
(۲) مسلم شریف کامل۔ عام فہم سلیس اردو ترجمہ ضخامت آٹھ سو صفحے قیمت ۶ مجلد پارچہ ؏ مجلد چرمی پشتہ ؏ محصول ۹ر
(۳) مشکوٰۃ شریف کامل عام فہم سلیس اردو ترجمہ ضخامت ایک ہزار صفحات سے زائد قیمت تین روپے مجلد پارچہ سوا تین روپے۔ مجلد چرمی پشتہ تین روپے آٹھ آنہ محصول ۱۰ر
(۴) انتخاب صحاح ستہ ضخامت پانسو صفحے سات سو ایسی احادیث کا انتخاب ہے جن سے کسی عقیدے کے مسلمان کو اختلاف نہیں معہ عربی کے سلیس اردو ترجمہ قیمت ۱۲ر محصول ۶ر

محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا اگر یہ سب کتابیں ایک ہی دفعہ منگائی جائیں تو سب کا محصول ؏ ہوگا ان سب کتابوں کی قیمت ذریعہ منی آرڈر بھیجنے والوں کو نصف محصول کی رعایت

یہ سب کتابیں منیجر رسالہ پیشوا جامع مسجد دہلی سے طلب فرمائیں

اعلان

چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کے امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی مقرر کئے جانے کی وجہ سے ان کی جگہ ۳۰ر اپریل ۱۹۳۸ء تک کے لئے چوہدری عبد اللہ خان صاحب بی اے کو سکرٹری امور عامہ منتخب کیا گیا ہے۔ اس انتخاب کو نظارت ہذا نے منظور کر لیا ہے

(ناظر امور عامہ)

اس اعلان کو ضرور پڑھ لیں بلکہ تاریخیں نوٹ ہی فرمالیں

تو اچھا ہے۔ احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب کی طرف سے عید الاضحیٰ کے تین دنوں مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ر فروری کو مردانہ امراض و زنانہ امراض۔ اکسیر امراض دندان کے متعلق ادویات کا خاص رعایتی اعلان ہوگا۔ تمام احباب کو اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہماری یہ رعایت ہر دو عیدوں کے موقع پر ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ پھر ایک سال تک آپ کو انتظار کرنا پڑے۔

منیجر

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ایک جلسہ کی روئداد

۳۰ جنوری کو جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ماہواری اجلاس زیر صدارت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ مولوی احمد خاں صاحب نسیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض خلافت ثانیہ کی برکات اور انصاراللہ کی تنظیم کی اہمیت پر مختصر تقریر کی۔ چوہدری فتح محمد صاحب نے خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک پیش کرتے ہوئے دوستوں کو اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کرتے ہوئے کہا اس مبارک فنڈ میں ہمیں گھر کے ہر فرد کو شامل کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد وعدوں کی فہرست کو جلد از جلد مکمل کرنے کیلئے مقرر شدہ سب کمیٹی کو ہدایت کی گئی۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات فرمودہ ۱۴ و ۲۱ جنوری پڑھکر سنائے۔ نیز اس وعدہ کا مسودہ پڑھا جو دوستوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے مطابق تیار کیا گیا تھا۔ آخر میں امیر جماعت احمدیہ نے ہر قسم کے فتنوں سے بچنے کیلئے دوستوں کو مفید اور ضروری ہدایات دیں۔ خاکسار عبدالرحمٰن خان ... جماعت احمدیہ راولپنڈی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۷ فروری۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ دیوان رام لال ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو مسٹر جے لال کی جگہ جو حال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں۔ پنجاب ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے۔

پٹنہ ۷ فروری۔ وزیر اعظم بہار نے "ہندوستان ٹائمز" کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ ہزاری باغ اور پٹنہ کے بھوک ہڑتالی قیدیوں کے سوال پر ان کے اور گورنر کے درمیان شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ وزارتیں قبول کرنے سے اس وقت تک کوئی ایسا موقع نہیں آیا۔ جس میں گورنر بہار اور وزیر اعظم کے تعلقات اتنے کشیدہ ہو گئے ہوں۔

گیا ۷ فروری۔ تھانہ بڑا گھٹی (ضلع گیا) کے مسلمانوں نے وزیر اعظم بہار، کلکٹر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس گیا کے نام ایک مکتوب ارسال کر کے ظاہر کیا ہے کہ مقامی اور قرب وجوار کے ہندو ایک سازش کر رہے ہیں جس کے مطابق وہ عید اضحیٰ کے موقع پر مسلمانوں پر حملہ کر کے ان کا مال لوٹ لینگے اور انہیں قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ مکتوب میں ان ہندوؤں کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔ جو اس سازش میں لیڈر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نیز ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض پولیس افسر بھی ان مجالس میں شریک ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے مسلمانوں کے خدشات میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے اگر حکومت نے اس موضع پر کوئی موزوں اقدام نہ کیا تو نقض امن میں خلل وارد ہونے کا شدید احتمال ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ایک اطلاع مظہر ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کی ضرورت کا شدت سے احساس کیا جا رہا ہے۔ اور یہ بھی تسلیم کیا جا رہا ہے کہ ایکٹ اپنی موجودہ صورت میں زیادہ دیر تک اصلی حالت میں نہیں رہ سکتا۔ تاہم اس سلسلہ میں تاحال سرکاری طور پر کوئی اقدام نہیں کیا گیا۔ اگرچہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ضروری ترامیم عنقریب عمل میں لائی جائیں گی۔

کانپور ۷ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کانپور میں کل کے فساد کے پیش نظر آج شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے جس کی رو سے پانچ آدمیوں کا اجتماع اور اسلحہ لے کر چلنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ عوام کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص فساد کرتا ہوا پایا گیا۔ تو پولیس اور فوج اسے گولی کا نشانہ بنانے کی مجاز ہو گی۔ اس وقت تک ۱۸ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ شہر کی حالت معمول پر آ گئی ہے۔

پٹنہ ۷ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہزاری باغ جیل کے بھوک ہڑتالی قیدیوں میں سے ۸ قیدیوں نے بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے۔ باقی ماندہ قیدیوں کی حالت اچھی بیان کی جاتی ہے۔

میڈرڈ ۷ فروری۔ ہسپانیہ سے آمدہ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ باغیوں نے جنوبی محاذ پر اچانک حملہ کر دیا۔ اور مزید ایک سو میل مربع علاقہ پر قبضہ کر لیا حکومت نے مختلف مقامات میں باغیوں کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن ہر جگہ ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔

نئی دہلی ۷ فروری۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی میں اس امر کا ریزولیوشن منظور کیا گیا ہے۔ کہ کانگرس کو کوئی حق حاصل نہیں کہ ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں سے صلح کرنے کی کوشش کرے اس امر کا بھی اظہار کیا گیا کہ ہندو اس مصالحت کی تعمیل کرنے کے لئے مجبور نہیں ہوں گے۔

ناگپور ۷ فروری۔ ڈاکٹر کھارے وزیر اعظم سی۔ پی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کریں گے جس کا مفہوم یہ ہوگا۔ کہ سی۔ پی اور برار میں کسی شخص کو خطاب نہ دیا جائے اور فیڈریشن کے قیام کی مخالفت کی جائے۔ یہ ریزولیوشن اسی قسم کا ہوگا جس طرح کہ یو پی اور مدراس کی اسمبلیوں میں پیش ہوا تھا۔

مدراس ۷ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آل انڈیا کرکٹ ٹیم کے مقابلہ میں لارڈ ٹینی سن کی کرکٹ ٹیم کو چوتھے ٹیسٹ میں زبردست شکست ہوئی ہے۔ ہندوستانی ٹیم ایک اننگ اور ۹ رنز پر جیت گئی ہے

ہنکاؤ ۷ فروری۔ جاپانی افواج کے قائد نے ایک بیان میں دعویٰ کیا ہے کہ ہمیں چینیوں کے مقابلہ میں ایک اور زبردست فتح نصیب ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ چینی فوجیں سوچاؤ سے پسپا ہو رہی ہیں ایک جنگ میں ۲ ہزار چینی ہلاک اور اس سے زیادہ مجروح ہوئے۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جاپانیوں نے فضائی حملوں کا سلسلہ نہایت زور شور سے شروع کر دیا ہے دریائے کینٹن کے دہانہ پر زبردست جنگ ہو رہی ہے۔ اس وقت جاپانی نانکن کے آگے ۱۰۰ میل بڑھ چکے ہیں۔

مدراس ۷ فروری۔ مسٹر ایس ایس ایم بھمبی (مسلمان کانگرسی) نے اخباروں میں ایک بیان شائع کر کے ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر بندے ماترم کا گیت ترک نہ کیا گیا۔ اور اسمبلی کے سپیکر نے اس کے متعلق کوئی اعلان نہ کیا تو میں ۱۰۰ اکھدر پوشوں کی قیادت میں اسمبلی کے باہر ستیہ گرہ کرونگا اور سپیکر کے اس اقدام کے خلاف احتجاج کروں گا۔

لاہور ۷ فروری۔ مسجد شہید گنج کے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کرنے کے سلسلہ میں ڈاکٹر سر اقبال کی کوٹھی پر جو جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں ڈاکٹر صاحب نے اپیل کرنے سے اختلاف کیا۔ اور کہا کہ اس سے کوئی خوشگوار نتیجہ برآمد ہونے کی امید نہیں۔

لاہور ۷ فروری۔ بعض ہندو اخبارات نے یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ شورش کاشمیری سکرٹری مجلس اتحاد ملت ایک جتھا لے کر سر سکندر حیات خان کے مکان کی طرف مارچ کریں گے۔ شورش صاحب نے اس کے متعلق اعلان کیا ہے کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔

لدھیانہ ۷ فروری۔ مولوی محمد نعیم احراری کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے زیر دفعہ ۱۲۴ (الف) کے ماتحت ایک سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

لاہور ۷ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ میاں عبد العزیز سابق صدر بلدیہ لاہور حکومت کو نوٹس دینے والے ہیں۔ کہ مارچ کے بعد بلدیہ کا ایڈمنسٹریٹر کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جس میونسپلٹی کو توڑا گیا تھا۔ اس کی عمر صرف تین سال تھی۔

مدراس ۷ فروری۔ حکومت مدراس نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وارانہ نیابت کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جائیگا۔

کٹک ۷ فروری۔ مسٹر بسوا ناتھ داس وزیر اعظم اڑیسہ نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ میں سر فضل الحق وزیر اعظم بنگال کے اس خیال کو کانگرسی صوبوں خصوصاً اڑیسہ میں مسلمانوں پر سختی کی جا رہی ہے۔ تعجب انگیز سمجھتا ہوں میں انہیں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں۔

اوران ۷ فروری۔ الجزائر میں عربوں میں تحریک آزادی زور پکڑتی جا رہی ہے۔ تازہ ترین اطلاعات یہ ہیں کہ عربوں نے ایک زبردست مظاہرہ کیا اور بیان کیا جاتا ہے کہ مظاہرین نے پولیس پر لاٹھیاں برسائیں۔ چنانچہ پولیس نے گولی چلا دی